سوال

میرے اور خاوند کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا تو میں نے خاوند سے طلاق طلب کی لیکن میں طلاق نہیں چاہتی تھی بلکہ خاوند کے دل میں اپنا مقام اور مرتبہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ آیا وہ مجھے کتنا چاہتا ہے، تو اس نے مجھے کہا: اگر تم اپنے دل اور اندر سے یہی چاہتی ہو تو جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی، جیسا کہ میں نے آپ سے کہا ہے استغفر اللہ میں اپنے الفاظ پر استغفار کرتی ہوں میں ایسا نہیں چاہتی تھی یہ بتائیں کہ اس کا حکم کیا ہے، آیا اسے قسم شمار کیا جائیگا یا کہ ایک طلاق؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

عورت کےلیے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں صرف طلاق اسی صورت میں طلب کرنا جائز ہے جب اس کی ضرورت ہو مثلا خاوند کی جانب سے حسن معاشرت نہ ہو

اس کی دلیل ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی اور سبب کے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور اس تفصیلی بیان سوال نمبر (117185) کے جواب میں تفصیل سے ہو چکا ہے کہ صرف اختلاف ہو جانے یا پھر خاوند اور بیوی کا آپس میں صرف جھگڑا ہونے سے طلاق جائز نہیں ہو جاتی، اور پھر خاوند کو آزمانے اور بیوی کا خاوند کے دل میں مقام دیکھنے کےلیے طلاق طلب کرنا تو اور بھی دور کی بات ہے، اور یہ سراسر غلط ہے، اس طرح کی حالت میں شیطان کامیاب ہو کر خاوند کو طلاق پر آمادہ کر سکتا ہے، یا پھر خاوند کے دل میں یہ مزین کر کے رکھ دے گا کہ بیوی اسے ناپسند یا اس سے نفرت کرتی ہے

بلکہ خاوند اور بیوی کے مابین تو طلاق کا ذکر ہی نہیں ہونا چاہیے نہ تو مذاق میں اور نہ ہی حقیقت میں، بلکہ الحمد للہ جب معاملات صحیح ہوں تو اپنے خیالات اور سوچ کو طلاق جیسے چیز سے دور ہی رکھنا چاہیے، تاکہ اس طرح کہ معاملہ کے اقدام میں انسان کی سوچ سہل نہ ہو جائے

اس لیے ہم یہ کہینگے کہ آپ اس عمل سے توبہ و استغفار کریں، اور اپنے خاوند کو جو خبر بتائی ہے اس پر معذرت کریں

دوم:

اگر آپ کا خاوند کہتا: اگر تم دل سے طلاق چاہتی ہو تو تمہیں طلاق، اور واقعتا آپ طلاق نہ چاہتی تھیں تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی، اور نہ ہی یہ قسم ہوگی

لیکن آپ کے خاوند نے یہ نہیں کہا: بلکہ اس سے کم چیز کہی ہے اور وہ یہ قول ہے: اگر تم چاہتی ہو تو.... تو تم جیسے چاہو" اور یہ صریح طلاق کے الفاظ نہیں، بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ ہیں اور جب تک کنایہ میں خاوند طلاق کی نیت نہ کرے اس وقت تک طلاق نہیں ہوتی

مزید آپ سوال نمبر (98670) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

پھر اس نے اسے تو ایسے معاملہ پر معلق کیا ہے جو واقع بھی نہیں ہوا، اور وہ آپ کا طلاق کا ارادہ اور رغبت تھی

چنانچہ خاوند کے ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوگی اور اسی طرح اس پر کفارہ بھی لازم نہیں آتا

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

118094